مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ

تاریخِ وفات: ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء

تحریر: عبدالرشید عراقی

برادرم عبدالرشید عراقی (سوہدرہ) جماعت اہل حدیث کے نامور قلمکار ہیں، اردو دینی رسائل ومجلّات میں شاید ہی کوئی پرچہ ہو جس میں ان کے مضامین نہ چھپے ہوں، ''حرمین'' کے ابتدائی دور میں اُن کے مضامین شائع ہوتے رہے...... اب عرصہ دراز کے بعد انہوں نے ''حرمین'' کیلئے اپنے مضامین بھیجے ہیں ادارہ ان کا مشکور ہے اور امید کرتا ہے کہ وہ آئندہ بھی ''حرمین'' کو یاد رکھیں گے۔ (ادارہ)

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کا شمار برصغیر (پاک وہند) کے اکابر علمائے اہل حدیث میں ہوتا تھا۔ آپ ایک بلند پایہ عالم دین، مفسر قرآن، محدث ومحقق، مورخ، خطیب ومقرر، معلم ومتکلم، ادیب ونقادہ دانشور ومبصر، مناظر وصحافی اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ ایک دور تھا جب پورے برصغیر میں تین علمائے اہل حدیث شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کا طوطی بولتا تھا۔ کوئی کانفرنس، کوئی مجلس علمی اور کوئی محفل مناظرہ ان تینوں علمائے کرام کے بغیر مکمل نہ ہوتی تھی۔

مولانا محمد ابراہیم میر ۱۸۷۵ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے، ان کے والد محترم سیٹھ غلام قادر کا شمار سیالکوٹ کے رؤسا میں ہوتا تھا مولانا محمد ابراہیم کی عصری تعلیم ایف اے تھی۔ علامہ اقبال ''مرے کالج'' میں آپ کے کلاس فیلو تھے۔ مولانا محمد ابراہیم نے دینی علوم کی تحصیل مولانا ابوعبداللہ عبیداللہ غلام حسن سیالکوٹیؒ، استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادیؒ اور شیخ الکل حضرت میاں سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ سے کی۔

فراغتِ تعلیم کے بعد اپنے وطن سیالکوٹ واپس آکر ایک دینی درسگاہ بنام ''دارالحدیث'' کی بنیاد رکھی۔ یہ درسگاہ زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکی۔ تاہم آپ سے استفادہ کرنے والے علماء کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔ آپ کے مشہور تلامذہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ (گوجرانوالہ)، مولانا عبدالمجید خادم سوہدرویؒ اور مولانا عبداللہ ثانی امرتسریؒ شامل ہیں۔

مولانا محمد ابراہیم قدرت کی طرف سے بڑے اچھے دل ودماغ لے کر پیدا ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ رمضان المبارک کے مہینہ میں دن کو ایک پارہ یاد کرتے تھے اور رات کو

تراویح کی نماز میں سنا دیتے تھے۔ اس کا ذکر مولانا سیالکوٹی نے اپنی تصنیف ''نجم الہدیٰ'' کے دیباچہ میں کیا ہے۔

مولانا سیالکوٹی نے مختلف دور میں دو رسائل ''الہادی'' اور ''الہدیٰ'' جاری کیے۔ ان ہر دو رسائل میں ادیان باطلہ (قادیانیت، عیسائیت اور منکرینِ حدیث) کی تردید میں مضامین شائع ہوتے تھے۔ آپ ایک کامیاب مناظر بھی تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں عیسائیوں، آریوں، قادیانیوں، منکرینِ حدیث، مقلدین احناف اور شیعوں سے مناظرے کیے، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر مناظرہ میں کامیاب وکامران کیا۔

مولانا محمد ابراہیم ایک کامیاب مصنف بھی تھے۔ آپ نے مختلف موضوعات تفسیر، حدیث، عقائد، فقہ، تردید آریہ وقادیانیت وعیسائیت ومقلدین احناف چھوٹی بڑی ایک سو کے قریب کتابیں لکھیں۔ تفسیر قرآن میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ نے سورۃ فاتحہ کی ضخیم تفسیر جو چار سو صفحات سے متجاوز ہے ''واضح البیان'' کے نام سے لکھی۔ اتنی بڑی ضخیم تفسیر سورۃ فاتحہ پہلے نہیں لکھی گئی۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کی بے نظیر اور لاجواب کتاب ''شہادۃ القرآن'' دو جلدوں میں ہے۔ اس کتاب کا آج تک قادیانی مصنفین جواب نہیں دے سکے۔ ان کے علاوہ سیرت المصطفیٰ، تاریخ اہل حدیث، فرقہ ناجیہ، حلاوۃ الایمان، عصمت النبی ﷺ آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔

سیاسی اعتبار سے مولانا سیالکوٹی مسلم لیگ سے وابستہ تھے اور آخری دم تک مسلم لیگ سے ان کو تعلق رہا۔ تحریک پاکستان میں ان کی خدمات قابل قدر ہیں۔ آپ نے تحریک پاکستان کے سلسلہ میں سارے برصغیر کا دورہ کیا اور برصغیر کے مسلمانوں کو تحریک پاکستان سے روشناس کرایا۔ تحریک پاکستان کے سلسلہ میں آپ نے روزنامہ نوائے وقت میں بے شمار مضامین لکھے۔ جو بعد میں ''پیغام ہدایت'' اور ''تائید مسلم لیگ'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ علم وفضل کے اعتبار سے مولانا سیالکوٹی ایک جلیل القدر عالم دین تھے۔ علامہ سید سلمان ندویؒ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سے مولانا سیالکوٹی کے گہرے تعلقات تھے، اور یہ دونوں علمائے کرام مولانا سیالکوٹی کے علم وفضل کے معترف تھے۔

مولانا سیالکوٹی کے شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری سے گہرے تعلقات تھے۔ مولانا امرتسری کا انتقال ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں ہوا۔ جس سے مولانا سیالکوٹی کو سخت صدمہ ہوا۔ اس کے بعد مولانا سیالکوٹی کی صحت بُری طرح متاثر ہوئی، اور آپ کو دمہ کا مرض لاحق ہوگیا۔ کبھی صحت ہو جاتی۔ کبھی بگڑ جاتی۔ عمر بھی ۸۰ سال کے قریب ہوگئی تھی۔ علاج معالجہ ہوتا رہا۔ مگر مرض بڑھتا گیا۔ تا آنکہ آپ نے ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء بروز جمعرات اس دنیائے فانی کو خیرباد کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت العلام مجتہد العصر مفتی جماعت اہل حدیث مولانا

حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ نے نماز جنازہ پڑھائی راقم کو بھی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہے۔

آپ کے تلمیذ رشید مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی نے اپنے اخبار جریدہ اہل حدیث سوہدرہ میں آپ کی وفات کو درج الفاظ مین خراج تحسین پیش کیا۔

آہ! مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

موت العالم موت العالم

موت سے کس کو رستگاری ہے حضرت الحاج مولانا محمد ابراہیم صاحب میر فاضل سیالکوٹی اکابر علمائے اہل حدیث کی آخری کڑی تھے۔ جو ایک ایک کر کے ہم سے جدا ہو گئے۔ آہ آج ان کی موت سے تمام اکابرین کی یاد تازہ ہو گئی، اور ایک ایک کی صورت ہماری آنکھوں کے سامنے پھرنے لگی۔ ہماری جماعتی زندگی کے وہ دن کیسے سہانے دن تھے۔ جب پنجاب مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ، مولانا عبدالجبار غزنویؒ، مولانا عبدالواحد غزنویؒ، مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ، مولانا حافظ محمد لکھویؒ، مولانا قاضی محمد سلیمان پٹیالویؒ، مولانا احمد اللہ امرتسریؒ، مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ زندہ تھے، اور علم وفضل کے دریا بہہ رہے تھے اُدھر یوپی بہار میں مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی مولانا شمس الحق ڈیانویؒ، مولانا عبدالرحمان مبارکپوریؒ، مولانا ابوالقاسم بنارسیؒ، مولانا محمد جوناگڑھی وغیرھم توحید وسنت کی آبیاری میں مصروف کار تھے، اور تصنیف وتالیف، درس وتدریس اور وعظ وتبلیغ کے ذریعہ ہر طرف قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں جماعت میں علماء وفضلاء کی کمی اب بھی نہیں ہے۔ مگر جو محبت ومروّت جو خلوص اور للّٰہیت جو صالحیت وصلاحیت اس دور میں تھی۔ وہ اب نہ صرف کم ہوتی جا رہی ہے بلکہ گم ہوتی جاری ہے۔ بس اُس دور کی یہ آخری یادگار مولانا ابراہیم سیالکوٹی تھے۔ جو ۲۸ جون جمادی الثانیہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء بروز جمعرات دس منٹ قبل از غروب آفتاب اللہ کو پیارے ہو گئے، اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

(جریدہ اہل حدیث سوہدرہ ۲۴ جنوری ۱۹۵۶ء)

رئیس الجامعہ کا نیا ٹیلی فون نمبر

مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث کی تعمیر نو کی وجہ سے رئیس الجامعہ جامعہ میں منتقل ہو گئے ہیں۔ اُن کا نیا ٹیلیفون نمبر 0544-613684 اور موبائل نمبر 0321-5407072 ہے۔ (ادارہ)